حیاتِ ابن مریم علیہ السلام

اردو ترجمہ

عقیدۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام

تالیف

امام العصر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ

ترجمانی

مولانا ابوطلحہ، محمد صغیر پرتاپ گڑھی استاذ معہد الانور دیوبند

زیرنگرانی

حضرت مولانا سید انظر شاہ صاحب کشمیری مدظلہ
شیخ الحدیث دارالعلوم وقف دیوبند

زمزم پبلشرز

CS CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

﴿وَالسَّلَامُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُ وَيَوْمَ أَمُوتُ وَيَوْمَ أُبْعَثُ حَيًّا﴾ (القرآن)

حیاتِ ابن مریم علیہ السلام

اردو ترجمہ

عقیدۃ الاسلام فی حیاۃ عیسیٰ علیہ السلام

تالیف

امام العصر حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ

ترجمانی

مولانا ابوطلہ محمد صغیر پرتاپ گڑھی استاذ معہد الانور دیوبند

زیر نگرانی

حضرت مولانا سید انظر شاہ صاحب کشمیری مدظلہ

شیخ الحدیث دار العلوم وقف دیوبند

ناشر

زمزم پبلشرز

نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی

CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''معروضات ناشر''

تین سالہ محنتوں، جدوجہد، لگاتار مصروفیت کے بعد آج ''معہد الانور'' جدامجد حضرت علامہ کشمیریؒ کی بلند پایہ تالیف ''عقیدۃ الاسلام'' کی اردو ترجمانی نظر قارئین کرتے ہوئے بجناب وہاب ذوالمنن سجدہ شکر ادا کرنے کے بعد عرض گزار ہے کہ آزاد ترجمہ سے متعلق والد ماجد اپنے بسیط مقدمہ میں تفصیلاً لکھ چکے ہیں۔ جو حقائق میں آپ کو سنا تا مجھ سے بہتر اور مؤثر انداز اور احوال واقعی ان کے خامہ عنبر شمامہ پر آگئے۔

اس ناکارہ کو تو خوشی ومسرت، فخر وابتہاج اس کا ہے کہ ''معہد'' کے مقاصد تاسیس سے ایک منزل کا سفر طے ہوا، اور اس شاہکار تصنیف کا ترجمہ، جو قادیانیت کے رستے ہوئے ناسور کا شافی علاج ہے۔ آپ کے سامنے ہے۔ دوسری سعادت یہ کہ یہ کمترین بھی تحفظ ختم نبوت کی مہم میں بہرحال شریک ہوگیا والحمد للہ۔

اس کے بعد والد صاحب نے حضرت علامہ کے منتخبات کا جو مجموعہ مرتب کیا ہے اور خود حضرت علامہ رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف ''اکفار الملحدین'' منظر عام پر لانے کی توفیق خدائے ذوالکرم سے اور آپ سے خیر وکامیابی کی دعا کا طالب ہے اچھا تو اب پڑھئے۔ مقدمہ اور پھر اصل کتاب۔ واللہ معکم اینما کنتم۔

والسلام تحیۃ الاسلام

سید احمد خضر شاہ مسعودی

معتمد معہد الانور دیوبند

۱۰/۵/۱۴۲۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

’’نوائے سروش ہے...‘‘

مولانا سید انظر شاہ صاحب مسعودی کشمیری

الفاظ ہوں کہ اشعار جملے ہوں کہ فقرے، زمانے کی الٹ پھیر سے یہ بھی محفوظ نہیں، سوسائٹی بدلتی ہے، معاشرہ تغیر پذیر ہوتا ہے، وہی الفاظ واشعار، جو قبول عام رکھتے اس نئے نویلے دور میں متروکات کی فہرست میں ڈال دیئے جاتے ہیں، دنیا ندرت پسند بھی ہے اور تر و تازگی کی دلدادہ، جب ایک صدی اپنا دفتر لپیٹتی ہے، اور آنے والی صدی کے اوراق کھلتے ہیں تو ہر چیز بدل جاتی ہے، رہائشی مکانات، رہن سہن کے طریقے، زبان اور اس کی نزاکتیں، لباس و پوشاک، تا آں کہ ماکولات ومشروبات بھی کچھ اپنی جگہ چھوڑتے ہیں کچھ ان کی جگہ لیتے ہیں پرانے وقت میں ’’ستو‘‘ چنے کا یا جو کا بتاشوں سے اسے میٹھا کیا جاتا لیکن اب تو مختلف مشروبات اور کولڈ ڈرنک کے نام پر صحت کو کھوکھلا کرنے والے خدا جانے کتنے مارکیٹ میں مہیا ہیں، فرق وہی ہے کہ پرانی ہر چیز کھانے کی ہو کہ پینے کی صحت اور توانائیوں کو باقی رکھنے والی تھی اور اب صحت کا انہدام تو ممکن ہے لیکن حصول یا بقا سے صحت کی توقع نہیں۔ یہ روز مرہ کے مشاہدے ہیں ان کا انکار ممکن نہیں، اس لیے!

حضرت علامہ کشمیریؒ فرماتے کہ کثرتِ استعمال سے بعض الفاظ میں غلاظت آجاتی ہے جن کا استعمال نظیف الطبع کے لیے گوارا نہیں، اہل علم کو چاہیے کہ وہ الفاظ وتعبیرات کو بدلتے رہیں۔ مثلاً وہ حیض کے بجائے طمث استعمال کرتے۔

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کسی چیز کی تعبیر کے لیے متعفن تعبیر پسندیدہ نہیں، اس کی ادائیگی سے حیاء کے پر جلتے ہیں تو وہاں اشاروں وکنایوں کا سہارا لیا جاتا ہے، مضاجعت، مجامعت، مباشرت التقاء ختانین، تمکین علی النفس، ہمبستری وشب باشی، وغیرہ وغیرہ صاف بتاتے ہیں کہ تعبیر میں بے لگام چلنے کی اجازت نہیں اس تمہید کے بعد عرض ہے کہ پیش پا و فرسودہ ہو چکا یہ شعر ؎

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے ✽ بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مگر اسے کیا کیجئے اتنا جاندار ایسا قوی، کوئی اور شعر نہیں ملتا جو صورت حال کی واقعی عکاسی کر رہا ہو حافظ